السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق مسنون دی، پھر طلاق نامہ اس کے سپرد کردیا۔ اب وہ اس سے رجوع کرنا چاہتا ہے۔ کیا عورت پر اس کی رضا کے بغیر جبری رجوع ہوگا؟ یا رجوع اس کی رضا پر موقوف ہے؟ کیا رجوع کی کچھ شرطین بھی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر صورت حال ایسی ہی ہے جیسی ذکر کی گئی ہے کہ مذکورہ شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مسنون دی ہے تو اس کو عدت کے دوران دو عادل گواہوں کی موجودگی میں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو، بشرط یہ کہ یہ طلاق تین طلاقوں میں سے آخری طلاق نہ ہو اور مرض (خلع) کی طلاق نہ ہو۔

اور اگر عورت عدت سے فارغ ہو چکی ہو۔ اور یہ طلاق مرض (خلع) کی طلاق ہو اور تیسری (آخری) طلاق نہ ہو تو خاوند کے لیے عورت کی رضا سے نئے مہر اور نئے عقد کے ساتھ اس کو واپس لایا سکتا ہے۔ اور مذکورہ دونوں حالتوں میں ایک طلاق معتبر ہوگی اگر یہ تیسری (آخری) طلاق ہو تو یہ عورت اس خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی، الا یہ کہ وہ کسی اور خاوند سے شرعی نکاح کرے اور وہ خاوند اس سے وطی بھی کرے، جب دوسرا خاوند اس کو طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو یہ تین طلاقیں دینے والے خاوند کے لیے عدت گزارنے کے بعد عورت کی رضا سے نئے حق مہر اور نئے عقد کے ساتھ حلال ہو جاتی ہے۔

اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے، خواہ وہ مطلقہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہوا ہو، اور غیر حاملہ جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے، لیکن اگر وہ مطلقہ ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ بشرط یہ کہ وہ ان (عورتوں میں سے ہو جن کو حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 535

محدث فتویٰ